Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۳ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۹ وفا ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۱۷ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت قدرے بہتر ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

ادائیگی زکوٰۃ اور عہدیدارانِ جماعت کا فرض

فریضۂ زکوٰۃ اسلام کا وہ اہم رکن ہے جس کے بغیر ایک مسلمان کا ایمان مکمل نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں جہاں بھی "اقیموا الصلوٰۃ" کا حکم آیا ہے وہاں ساتھ ہی "اٰتوا الزکوٰۃ" کا ارشاد بھی صادر ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدی احباب کی غالب اکثریت اسلام کے اس حکم پر عمل پیرا ہے اور بہت سے دوست بغیر کسی تحریک کے اپنی واجب الادا زکوٰۃ باقاعدگی سے ادا فرما رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

لیکن جہاں تک ہماری معلومات کا تعلق ہے جماعت میں ایسے کئی احباب موجود ہیں جن پر زکوٰۃ واجب ہے مگر ادا نہیں کر رہے۔ ممکن ہے مسائل سے لاعلمی کے باعث ان سے سستی ہو جاتی ہے۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ گاہے گاہے فریضۂ زکوٰۃ کی ادائیگی کی تحریک فرماتے رہا کریں اور جن احباب کے متعلق علم ہو کہ ان پر زکوٰۃ واجب ہے انہیں اس طرف خصوصیت سے توجہ دلائیں اور ان سے زکوٰۃ وصول کرنے کا انتظام فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی و کوشش میں برکت دے۔ آمین

ناظر بیت المال آمد
ربوہ

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواھر الکلام

خدا ایسا غیور ہے کہ اس کے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے

خدا پلیدوں کے عذاب کی پرواہ نہیں کرتا کہ ان کے بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا

ارشادِ باری تعالیٰ

هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ۭ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۤ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۤ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ (الحشر آیت ۳)

ترجمہ: وہ (خدا) ہی ہے جس نے اہل کتاب کافروں کو پہلی جنگ کے موقعہ پر ان کے گھروں سے نکالا اور تم خیال نہیں کرتے تھے کہ وہ نکلیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے اللہ کے مقابلے میں ان کو بچا لیں گے اور اللہ ان کے پاس اُدھر سے آیا جدھر سے ان کو گمان تک نہ تھا اور ان کے دلوں میں اس نے رعب ڈال دیا۔ وہ اپنے گھروں کو (دیکھو تو) اپنے ہاتھوں سے اور (کچھ) مومنوں کے ہاتھوں سے خراب کر رہے تھے پس اے سمجھ بوجھ رکھنے والے لوگو! عبرت حاصل کرو۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا عِبْرَۃً۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۳۸)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدریؓ روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کر سکتے ہو کیونکہ اس میں عبرت کا سامان ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"حضرت ابراہیمؑ کا قصہ ہے کہ جب لوطؑ کی قوم تباہ ہونے لگی تو انہوں نے کہا کہ اگر سو میں سے ایک ہی نیک ہو تو کیا تباہ کر دے گا۔ کہا نہیں۔ آخر ایک تک بھی نہیں کروں گا۔ فرمایا لیکن جب بالکل صد ہی ہو جاتی ہے تو پھر لَا یَخَافُ عُقْبٰھَا خدا کی شان ہوتی ہے۔ پلیدوں کے عذاب پر وہ پرواہ نہیں کرتا کہ ان کی بیوی بچوں کا کیا حال ہوگا۔ اور صادقوں اور راستبازوں کے لئے کَانَ اَبُوْھُمَا صَالِحًا کی رعایت کرتا ہے۔ حضرت موسیٰ اور خضر کو حکم ہوا تھا کہ ان بچوں کی دیوار بنا دو، اس لئے کہ ان کا باپ نیک بخت تھا اور اس کی نیک بختی کی خدا نے ایسی قدر کی کہ پیغمبر راج مزدور ہوئے۔ غرض ایسا تو رحیم و کریم ہے لیکن اگر کوئی شرارت کرے اور زیادتی کرے تو پھر بہت بُری طرح پکڑتا ہے۔ وہ ایسا غیور ہے کہ اس کے غضب کو دیکھ کر کلیجہ پھٹتا ہے۔ دیکھو لوط کی بستی کو کیسے تباہ کر ڈالا۔"

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۶۲)

(پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴؍شعبان ۱۳۹۹ھ
۱۹؍وفا ۱۳۵۸ ہش
۱۹؍جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تمام برائیوں کو دُور کرنے والی سب سے بڑی نیکی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں برائیوں سے پاک ہو کر نیکیاں بجا لانے کا ایک خاص طریق بتایا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان پورے عزم و تعہد کے ساتھ نماز کی پابندی اختیار کرے جو بھی صحیح معنوں میں نماز کی پابندی اختیار کرے گا وہ بُرائیوں سے پاک ہو کر بفضلہ تعالیٰ نیک بن جائے گا۔ نہ صرف یہ کہ اُس سے بُرائیاں دور ہو جائیں گی بلکہ اُس سے ہمیشہ نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نماز کی اس عظیم الشان برکت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝

(ھود آیت ۱۱۵)

ترجمہ:۔ اور (اے مخاطب!) تُو دن کی دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر۔ یقیناً نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے نماز کو پوری پابندی اور عمدگی سے ادا کرنے کا حکم دینے کے بعد فرمایا یہ ہے کہ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے حسنات کا لفظ الصلوٰۃ کے معنوں میں استعمال فرمایا ہے یعنی یہ کہنے کی بجائے کہ نماز کی پابندی اختیار کرو کیونکہ نماز برائیوں کو دور کر دیتی ہے فرمایا یہ ہے کہ نماز کو پوری پابندی اور عمدگی سے ادا کرو کیونکہ حسنات بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ نماز اپنی ذات میں جملہ نیکیوں پر حاوی وہ اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے جو انسان کی بدیوں کو دور کر کے اسے اِس قابل بنا دیتی ہے کہ پھر وہ بدیوں کے قریب نہیں پھٹکتا بلکہ اس سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں۔ اِس سے نماز کی عظیم الشان برکات اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیۂ کریمہ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا الصّلوٰۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنے وہی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حُسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔"

یہاں حضور علیہ السلام نے نماز کی انقلاب انگیز تاثیر اور فیض کا ہی ذکر نہیں فرمایا بلکہ نماز میں ایسی انقلاب انگیز تاثیر موجود ہونے کی وجہ بھی بیان فرما دی ہے اور وہ یہ ہے کہ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذّت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔ وہ دعا ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ، صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ نمازوں میں یہ دعا جب روح کی گہرائیوں سے کمال تضرع اور ابتہال سے کی جائے تو انسان کے تزکیۂ نفس کا موجب بنتی ہے اور اسے برائیوں سے نجات ملتی اور حسنات بجا لانے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایک اَور جگہ فرمایا ہے کہ کوئی شخص اپنی ذاتی کوشش سے نیک نہیں بن سکتا ہے۔ خدا ہی جس کو چاہتا ہے اسے نیک بناتا اور اسے نیکیاں بجا لانے کی توفیق عطا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:۔

وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ مَا زَکٰی مِنْکُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰکِنَّ اللّٰہَ یُزَکِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝

(النور آیت ۲۲)

ترجمہ:۔ اگر اللہ کا فضل اور رحم تم پر نہ ہوتا تو کبھی تم میں سے کوئی پاکباز نہ ہوتا لیکن اللہ جس کو چاہتا ہے پاکباز بنا دیتا ہے اور اللہ بہت دعائیں سُننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

اِس آیت میں وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ پاکباز انہیں ہی بناتا ہے جو پاک ہونے کے لئے اُس سے دعائیں مانگتے ہیں اور دعا مانگنے کا سب سے موزوں محل نماز ہی ہے اور اُس میں خود اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم پر چلنے اور منعم علیہ گروہ میں شامل ہونے کی دعا رکھ کر اسے برائیوں سے پاک ہونے اور نیکیاں بجا لانے کی توفیق عطا ہونے کا ذریعہ بنایا ہے۔ اسی لئے ایک اَور جگہ فرمایا:۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ

(العنکبوت آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ اور نماز کو (اس کی سب شرائط کے ساتھ) ادا کر یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

الغرض نماز اپنی ذات میں سب سے بڑی نیکی ہے جو کُل نیکیوں پر حاوی ہے جبھی تو اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ کی رو سے نماز انسان کو سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روک کر اسے سابق بالخیرات بنانے کا موجب بنتی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کی اِس اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"مفہوم لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے سننے کے بعد نماز کی طرف توجہ کرو جس کی پابندی کے واسطے بار بار قرآن شریف میں تاکید کی گئی ہے لیکن ساتھ ہی یہ فرمایا گیا ہے کہ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ (یعنی) ویل ہے اُن نمازیوں کے لئے جو کہ نماز کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ سو سمجھنا چاہیئے کہ نماز ایک سوال ہے جو کہ انسان جدائی کے وقت درد اور رقّت کے ساتھ اپنے خدا کے حضور میں کرتا ہے کہ اس کو لقا اور وصال ہو کیونکہ جب تک خدا کسی کو پاک نہ کرے کوئی پاک نہیں ہو سکتا اور جب تک وہ خود وصال عطا نہ کرے کوئی وصال کو حاصل نہیں کر سکتا۔ طرح طرح کے طوق، قسما قسم کے زنجیر انسان کی گردن میں پڑے ہوئے ہیں اور وہ بہتیرا چاہتا ہے کہ یہ دُور ہو جاویں باوجود انسان کی خواہش کے کہ وہ پاک ہو جاوے نفسِ لوّامہ کی لغزشیں ہو ہی جاتی ہیں۔ گناہوں سے پاک کرنا خدا کا کام ہے۔ اُس کے سوا کوئی طاقت نہیں جو زور کے ساتھ تمہیں پاک کر دے۔ پس پاک جذبات کے پیدا کرنے کے واسطے نماز رکھی ہے۔"

(لیکچر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ صفحہ ۴، ۵)

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ کوئی اپنے زور اور اپنی کوشش سے پاکباز نہیں بن سکتا خدا ہی جس کو چاہتا ہے پاکباز بناتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ اُسی کو پاکباز بناتا ہے جو دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ پاکباز بننے کے لئے اُس کے فضل کا طلبگار رہتا ہے۔ اور نماز تو ہے ہی مجسم دعا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے نماز کو الحسنات قرار دیا ہے اور الحسنات بھی وہ جو یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ہے یعنی نیکیوں کا وُہ مجموعہ جو بدیوں کو کالعدم کر کے رکھ دیتا ہے یعنی بدیاں دُور ہو جاتی ہیں اور نیکیاں ہی نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں۔ لیکن نماز اپنی ذات میں بہت بڑی نیکی ہے اِتنی عظیم الشان نیکی جو برائیوں کو بھسم کر کے نیکیاں بجا لانے کا عملی جوش انسان میں پیدا کر دیتی ہے۔

امراء جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں

محترم امراء اضلاع اور امراء و صدر صاحبان مقامی! کیا آپ کے عہدہ داران کو یہ یاد ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی وصولی کا چھٹا مرحلہ گزر رہا ہے اور اس میں سے چار ماہ گزر چکے ہیں اور آٹھ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اِس عرصہ میں ہم نے ہر وعدہ کنندہ سے ان کے وعدہ کا ۱/۶ حصہ تک ضرور وصول کرنا ہے۔ تمام مخلصین کو یاد دلاتے رہیئے تاکہ سال کے آخر پر کوئی دِقّت وصولی میں پیدا نہ ہو۔ پہلے کی طرح اب بھی آپ کے تعاون کی ضرورت ہے جزاکم اللہ خیرًا۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کی خدمتِ قرآن

مکرم نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴/۷.ر ضلع بہاولنگر

(۳)

(۶)

تفسیر کبیر جامع علوم تفسیر ہے۔

مفسر، مؤرخ، فقیہہ، سیاستدان، سائنسدان، صوفی، ماہر اخلاقیات، ماہر نفسیات، ماہر اقتصادیات غرضیکہ ہر درجہ اور ہر علم کا شخص تفسیر کبیر سے استفادہ کر سکتا ہے۔

تفسیر کبیر کے بارے میں جناب اختر اورینوی ایم۔ اے سابق صدر شعبہ اردو پٹنہ یونیورسٹی تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تفسیر کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج و حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں۔ اور ایک دن کئی شیوخ کو بلا کر انہوں نے ان کے خیالات دریافت کئے۔ ایک شیخ نے کہا۔ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے۔ شیوخ خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک نے کہا۔ پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں۔ مصر و شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جا سکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا مرزا محمود کی تفسیر کے پایہ کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر و شام سے منگوا لیجئے۔ اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے عربی و فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔"

(مجلۃ الجامعہ شمارہ ۹)

(۷)

تفسیر کبیر کے فضائل و محاسن اور کمالات کا ذکر کرتے ہوئے جناب پروفیسر اختر اورینوی صاحب موصوف رقمطراز ہیں:۔

"حضرت مرزا محمود احمد کے تصنیفی کارناموں میں گل سرسبد تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر کی تابناک جلدیں ہیں۔ یہ تفسیریں سراج منیر ہیں۔ ۔۔۔ تفسیر قرآنی کی یہ دولت سرمدی دنیا اور عقبیٰ کے لئے لاکھوں سلطنتوں اور ہزاروں ہزار جنتوں سے افضل ہے۔ علوم قرآنی کے گہر ہائے آبدار کان معانی و معدن عرفان سے نکالے گئے ہیں۔ غواص معارف پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے ۔۔۔۔ حضرت مرزا محمود احمد نے نہایت لطیف و بلیغ انداز میں اس امر کو درجہ یقین تک پہنچا دیا۔ کہ قرآن مجید ایک کتاب عظیم ہے۔ اور اس کے ابواب و عناصر، اس کی سورتیں اور آیات گل دمیدہ کی طرح حسن یوسف کی مانند نظام شمسی کی مثال مربوط و منظم، متناسب ہم آہنگ اور حسین ہیں۔ تفسیر کبیر کی یہ خصوصیت بھی ہے کہ اس میں انسانی تقاضوں اور ضرورتوں اور مسئلوں سے وابستہ بکثرت نئے مضامین نکتے اور تفصیلیں ملتی ہیں۔ اور ہماری روح اور ذہن کی تشنگی بجھاتی ہیں۔ ہر سورۃ ہر پارہ کی تفسیر میں معارف و علوم کا دریائے رواں جوش مارتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس کے ذریعہ نئے علوم اور نئے مسائل پر گہری تنقیدیں ملتی ہیں۔ اور اسلامی نظریوں کا اطمینان بخش اظہار و بیان ملتا ہے۔ کہ آخر الذکر کی برتری ثابت ہو جاتی ہے تفسیر کبیر میں قصص قرآنی کی عارفانہ تعبیریں اور تفصیلیں ملتی ہیں۔ علم و حکمت، روحانیت و عرفان، نکتہ دانی و وضاحت کی تجلیاں۔ شکوک و شبہات کے خس و خاشاک کو دور کر کے تفہیم و تسکین کی راہیں صاف و روشن کر دیتی ہیں۔ تاریخ عالم، قوموں کے عروج و زوال، اسباب زوال و عروج، نفسیات اجتماعی، فرد و جماعت کے روابط اور بندے کے اللہ سے تعلق کی اعلیٰ تحقیق و توضیح ملتی ہے معجزات پیشگوئیوں انبیاء اور غیر انبیاء کے خوابوں، رموز، استعارات قرآنی و مقطعات کی حقیقی حکمتوں اور ایمان افروز تعبیروں سے تفسیر کبیر کے اوراق تابناک ہیں۔ اس عظیم تفسیر میں تعلیمات اسلامی کا فلسفہ نہایت عمدہ طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ۔۔۔۔ اس تفسیر کا انداز نظر عصری اور سائنسی بھی ہے فلسفیانہ اور حکمتیں بھی اور وجدانی و عرفانی بھی۔ اس تفسیر اکبر کے عالم علم و عرفان کی تجلیات بیان کرنے کے لئے دفتر در دفتر چاہیئے۔ یہ تفسیر ملت اسلامیہ کی بے بہا دولت ہے۔ قرآن حکیم کی اس تفسیر سے امت محمدیہ کا مستقبل وابستہ ہے۔"

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد نہم صفحہ ۱۵۵ تا صفحہ ۱۵۷)

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے باون سالہ عہد خلافت میں پاک و ہند کے علاوہ دنیا کے بیسیوں ممالک میں قرآن کریم کے غیر ملکی زبانوں میں تراجم شائع کرائے۔ اور آپ کے دنیا کے گوشہ گوشہ میں بھیجے ہوئے مبلغین اسلام کے ذریعہ قرآن کریم کے علوم و کمالات، فیوض و برکات اور انوار و تجلیات سے ہزارہا لوگوں کو قبول حق کی سعادت نصیب ہوئی۔

مذاہب عالم کی لنڈن کانفرنس (۱۹۲۴ء) کے لئے آپ کا رقم فرمودہ مضمون "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" قرآن کریم کی عظمت شان کا عظیم شاہکار ہے۔ جس سے رہتی دنیا تک قرآن کریم کی برتری کا پرچم ساری دنیا میں لہراتا رہے گا۔ آیئے ہم عہد کریں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی کتب تقاریر اور خاص تفسیر قرآن میں جو بے مثال ولازوال آسمانی مائدہ ہمیں دیا ہے۔ ہم خود بھی اس سے سیر ہوں۔ اور جن لوگوں کو اس خوان نعمت کی خبر نہیں۔ ان کے سامنے بھی اسے پیش کریں۔ تا وہ بھی سیر ہوں۔ اور اسے کھا کر وہ اپنے رب کریم کی معرفت و محبت میں ترقی کریں خدا تعالیٰ کی سچی توحید دنیا میں پھیلے۔ شرک و کفر کے اندھیرے چھٹ جائیں۔ سید الانبیاء خیر الوریٰ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت ہر انسان کے دل میں گھر کر جائے۔ اور قرآن مبین کی تجلیات و انوار سے دنیا کے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب جگمگا اٹھیں اے قادر و کریم خدا تو ہمیں خدمت قرآن کی خاص توفیق عطا فرما اور اپنے محبوب بندے حضرت محمودؓ کی روح پاک پر ابد الآباد تک اپنے انوار کی بارش نازل فرماتا چلا جا کہ اس پیارے نے تیرے پیارے کلام کی خدمت میں اپنے خون کا آخری قطرہ تک قربان کر دیا۔ آمین یا ارحم الراحمین

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآن کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔"

(الحکم ۱۳ جنوری ۱۹۰۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پابندیٔ نماز کے سلسلہ میں

بعض ضروری احکام اسلام

محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

۱۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ

(مشکوۃ ۵۸)

کہ اللہ تعالے کے مومن بندے اور کافر بندے کے درمیان فرق ترکِ نماز کا ہے۔

۲۔ حقیقی نماز تبھی ادا ہوتی ہے کہ نماز کا ترجمہ آتا ہو۔ اسی لئے قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ (نساء ع)

کہ تم کو علم ہونا چاہیئے کہ تم کیا کہہ رہے ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"جن لوگوں کو ساری عمر میں تَعْلَمُوْا نصیب نہ ہوا۔ ان کی نماز ہی کیا ہے"۔

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۳۶۸)

۳۔ قرآن کریم میں ہر جگہ نماز کے ذکر میں جمع کے الفاظ لانا اس غرض سے ہے کہ بقول سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ

"فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے"۔ (تفسیر کبیر ۱ صفحہ ۱۰۶)

سو جہاں تک ممکن ہو نمازیں باجماعت ادا کرنی لازم ہیں۔ کیونکہ باجماعت نمازی کو ۲۵ یا ۲۷ درجے کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ (بخاری)

۴۔ بعض لوگ بلا وجہ اور اشد معذوری ومجبوری کے بھی ظہر وعصر اور مغرب وعشاء کو جمع کرکے پڑھ لیتے ہیں۔ یہ بھی مناسب نہیں بلکہ ہر ایک نماز کو الگ الگ اپنے وقت پر ادا کرنا چاہیئے۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ الصَّلٰوۃُ لِوَقْتِہَا۔ (الجامع الصغیر مصری صفحہ ۹ مشکوٰۃ ۵۸)

کہ اللہ تعالےٰ کو سب اعمال سے محبوب تر عمل وہ نماز ہے جو اپنے وقت پر ادا کی جائے۔

۵۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تاکید فرمائی کہ پانچوں نمازوں کی پابندی کیا کرو۔ اور کوئی ایک نماز بھی نہ چھوڑی جائے۔ جیسا کہ ارشاد ہے۔

صَلُّوْا خَمْسَکُمْ

(الجامع الصغیر جلد ۱ صفحہ ۷) کہ پانچوں نمازیں ادا کرو۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"جو لوگ درمیان میں نمازیں چھوڑتے رہتے ہیں ان کی سب نمازیں ہی رد ہوجاتی ہیں"۔

(تفسیر کبیر جلد ۱ صفحہ ۱۰۴)

۶۔ اسی طرح نماز کے سلسلہ میں ایک ارشاد ربانی یہ ہے

وَاْمُرْ اَہْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ وَاصْطَبِرْ عَلَیْہَا۔ (طٰہٰ ع ۸)

کہ اپنے اہل وعیال یعنی بیوی بچوں کو بھی نماز کی باقاعدگی سے پابندی کا حکم بار بار کرتے رہو یہاں تک کہ وہ سب نمازی بن جائیں۔

انصار حضرات ممبران مجلس اور اپنے اہل وعیال کو ان امور سے آگاہ کرتے اور ان کی پابندی کی تلقین فرماتے رہا کریں۔ خدا تعالےٰ ہمیں عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے

تو

ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

جب دنیا میں کوئی امام الزمان آتا ہے تو ہزارہا انوار اس کے ساتھ آتے ہیں اور آسمان میں ایک صورت انبساطی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور انتشارِ روحانیت اور نورانیت ہوکر نیک استعدادیں جاگ اٹھتی ہیں ....

یہ تمام باتیں درحقیقت اسی انتشارِ روحانیت کا نتیجہ ہوتا ہے جو امام الزمان کے ساتھ آسمان سے اترتی اور ہر ایک مستعد دل پر نازل ہوتی ہے اور یہ ایک عام قانون اور سنتِ الٰہی ہے جو ہمیں قرآن کریم اور احادیثِ صحیحہ کی راہ نمائی سے معلوم ہوا۔ اور ذاتی تجاریب نے اس کا مشاہدہ کرایا ہے۔ مگر مسیح موعودؑ کے زمانہ کو اس سے بھی بڑھ کر خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعودؑ کے ظہور کے وقت یہ انتشار روحانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہوجائے گا۔ اور نابالغ بچے نبوت کریں گے۔ اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا"۔

(کتاب ضرورت الامام)

نقد وتبصرہ

مختصر حالات بانیٔ سلسلہ احمدیہ

• مصنف: قریشی محمد اسد اللہ کاشمیری • ناشر:۔ مکتبہ سلطان القلم سائز چھوٹا کتابی۔ صفحات ۶۴۔ قیمت تین روپے

اس کتاب میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام کی زندگی اور تعلیمات واصلاحات کے حالات مختصراً لکھے گئے ہیں۔ ابتدائی ایک تہائی صفحات میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کی ابتدائی زندگی کے حالات ہیں۔ جن میں مختصراً آپ کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر ہے۔ اس کتاب کا قابل ذکر حصہ اصلاحات وتعلیمات ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے اس حصہ کو اجاگر کیا گیا ہے۔ جن میں آپؑ نے اسلام کے جاہلانہ خیالات کی اصلاح کرکے دنیا کے سامنے مذہب اسلام کا حسین اور خوبصورت چہرہ صاف کرکے دکھلا دیا۔

مصنف کی محنت اس حصے میں نمایاں ہے اور قابل داد ہے۔ یہ کتاب ایسے اہل علم غیر احمدیوں میں مؤثر تبلیغ کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ جو طویل کتابوں کے پڑھنے پر مائل نہیں ہوتے۔

اس کے علاوہ آخر میں ایک حصے میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشنوں کا جامع تذکرہ موجود ہے جو بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کی یاد میں

(مکرم میاں لطف الرحمٰن صاحب محمود۔ کینما۔ سیرالیون)

جس مخلص و مہربان دوست سے چوبیس سال کی بے لوث رفاقت کی خوشگوار یادیں وابستہ ہوں اسے "مرحوم" لکھتے ہوئے ایک عجیب قسم کی محرومی کا احساس ہوتا ہے۔ اس بزم ہستی کی ماہیت ہی ایسی ہے کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ کے جلالی ارشاد کے سامنے ذرات و مخلوقات اور اجسام و ارواح سجدہ ریز ہیں لیکن یہ حقیقت بھی ایک روحانی سرور اور تسکین کا باعث بنتی ہے کہ ربّ ذوالجلال کے لئے جینے اور مرنے والوں پر نزولِ رحمت کی خصوصی بشارت دی گئی ہے۔ میرا یارِ تیز گام بھی اسی زمرے کا ایک فرد تھا اللہ تعالیٰ اس کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کی روح کو اپنے قرب سے نوازے آمین۔

۱۹۵۵ء میں ربوہ آنے کے بعد قیصر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ آپ دارالرحمت وسطی کی مجلس خدام الاحمدیہ کے سرگرم رکن تھے۔ انہوں نے وقف زندگی کے مجاہدانہ عہد کی تکمیل کے لئے جامعہ احمدیہ میں اپنی تعلیم کا آغاز کیا۔ میں نیا نیا "کالجیئٹ" ہوا تھا۔ قیصر صاحب کی سادہ، کھری اور ملمع سے بری طبیعت بہت پسند آئی۔ چنانچہ یہ تعارف بہت جلد اخوت و مودت کی شکل اختیار کر گیا اور یہ باہمی تعلق ان کی شہادت تک قائم رہا اور اب خوشگوار یاد اور دلی دعا کی صورت میں زندگی بھر زندہ و تابندہ رہے گا۔

طالب علمی کا دور تشکیل کردار کا عہد ہوتا ہے۔ قیصر صاحب کی سرگرمیوں اور دلچسپیوں کا عینی شاہد ہونے کی حیثیت سے میں ایک مختصر سا نقشہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ کھیل کود کے اس دور میں بھی قیصر صاحب سب سے الگ اور سب سے جُدا شخصیت تھے۔ علم کی پیاس، نیکی کا شوق اور خدمت کا جذبہ ان کی زیست کے عناصرِ ترکیبی تھے۔ جُوں جُوں وقت گزرتا گیا۔ ان کی استعدادیں اجاگر ہوتی گئیں اور ان کی خداداد صلاحیتوں کے اظہار میں گہرائی اور وسعت آتی گئی۔ تکمیل تعلیم کے بعد وہ سلسلہ کے ایک نہایت مفید، مخلص، اَن تھک اور فدائی خادم ثابت ہوئے۔ میں ان کی سیرت پر عہد طالب علمی کی جہت سے نظر ڈالنا چاہتا ہوں تا ہمارے نوجوان ان کی خوبیوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔ مرحوم شروع ہی سے ایک پُرجوش علمی اور عملی نوجوان کے رُوپ میں ابھرے اور دوسروں پر بھی نیک اثر ڈالا جس کی وجہ سے وہ حلقۂ احباب میں حقیقی احترام و اکرام کی نظر سے دیکھے گئے۔

شروع ہی سے قیصر صاحب کو "صحبت صالحین" سے مستفیض ہونے کی خاص لگن تھی۔ انہوں نے اپنے اس گوشہ گیر دوست کو بھی صحابہ کرامؓ کی مجالس میں لے جانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرامؓ کی روحانی مجالس اور ان کی خصوصی تاثیر میرے لئے ایک نئی چیز تھی۔ ہم لوگ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ، حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ، حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ، حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحبؓ کے پاس پہروں بیٹھتے اور ان کے ارشادات سے استفادہ کرتے۔ حضرت مسیح پاکؑ کے دور خسروی سے محرومی کے احساس سے افسردہ ہو کر اپنے دلوں میں صحابہ کرامؓ کی خدمت کا خاص جوش موجزن پاتے۔ ان حضرات کی خدمت میں خطوط بکثرت آتے تھے۔ ہم لوگ ان خطوط کے جواب لکھنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ قیصر صاحب مرحوم کا یہ گراں قدر احسان ہے کہ انہوں نے عاجز کو بھی ان بابرکت مجالس کی طرف کھینچا۔ اور صحابہ کرامؓ کے فیضِ نظر، دعا اور شفقت سے فیض یاب ہونے کے مواقع فراہم کئے۔

اُن دنوں میں قیصر صاحب فجر کی نماز کے لئے بیدار کر کے ساتھ لے جاتے۔ نماز کے بعد صبح کی سیر کا پروگرام ہوتا۔ اس سیر میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور استاذی المحترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب کی ہمرکابی پر ہم لوگ فخر کرتے۔ اس سیر میں علمی نکات اور طرح طرح کے مسائل کا ذکر ہوتا۔ اس قسم کے مذہبی اور علمی ماحول سے روشناس ہونے کے بعد ہم لوگ دوسری دلچسپیوں اور تفریحات کی طرف توجہ نہ کر پاتے۔ اصحاب علم و فضل کی مجالس ہمارے لئے خاص کشش کا باعث ہو گئیں۔ یاد ایں زمانہ رفیقے کہ خالی از خلل است !

قیصر صاحب کو شروع ہی سے کتابوں اور اخبارات و جرائد کے مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ نئے اور پرانے اخبارات اور رسالے بڑے اہتمام سے جمع کرتے۔ "الفضل" کے کئی سال کے فائل میں نے ان کے ہاں دیکھے۔ لاہور اور دوسرے مقامات سے نادر کتب اور رسائل ڈھونڈ ڈھونڈ کر لاتے حضرت سید حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑے "دیکھو" ہیں۔ یعنی انہیں کتابیں دیکھنے کا بے حد شوق ہے۔ ان کے ماموں محترم حکیم مبارک احمد خان صاحب ایمن آبادی ایڈیٹر "رفتارِ زمانہ" کو قیصر صاحب سے بڑی محبت تھی صحافت اور طب میں خصوصی دلچسپی غالباً انہی کا عطیہ تھی۔ اس وقت بھی قیصر صاحب کے مکان پر کتب خانے اور مطب کا گمان ہوتا تھا۔ ان کے زیرِ استعمال کمروں میں جو جگہ کتابوں اور رسالوں سے بچ رہتی وہاں ادویہ کے اجزاء، کشتہ سازی اور عمل کشید کے اجزاء کو پناہ مل جاتی۔ مجھے تو شروع ہی سے قیصر صاحب اُن بزرگوں کے رنگ میں رنگین نظر آتے جو پُرانے وقتوں میں علم الادیان اور علم الابدان کی تحصیل اور اشاعت پر ساری توانائی خرچ کر دیا کرتے تھے۔ قیصر صاحب مرحوم نے مجھے بھی کتابیں اور رسالے دیکھنے کی چاٹ لگائی اور لکھنے لکھانے کی تلقین کی۔ اپنے اشعار سنا کر شعر و شاعری پر بھی ابھارا۔ وہ اپنے دوستوں کو اظہار خیال کی استعدادوں کو اجاگر کرنے کی بڑے جوش و خروش سے تلقین کیا کرتے۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ ہم دونوں نے مناسب موضوع نہ ملنے پر بطور مشق "یادِ رفتگان" کے زیرِ عنوان الگ الگ کونے میں بیٹھ کر ایک دوسرے پر ایک ایک نوٹ لکھنا شروع کیا لیکن مواد کی کمی کے پیشِ نظر پانچ سات سطروں سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اس وقت کیا معلوم تھا کہ ایک دن مجھے اپنے اس مہربان اور مشفق دوست کی عنایات اور حسنات کا ذکرِ خیر کرنا ہو گا !! طالب علمی کے دَور میں بھی قیصر صاحب اس خواہش کا اظہار کیا کرتے تھے کہ نوجوانوں کو جماعت کی علمی اور قلمی خدمت کے لئے خاص جد و جہد کرنا چاہیئے۔ قیصر صاحب کی اپنی مثال ان کے دوستوں کے لئے بڑی حوصلہ افزا تھی۔ وہ طالب علمی کے دور میں جامعہ کے "مجلہ" کے مدیر بنے اور بعد میں "تشحیذ" اور "خالد" کی مجلس ادارت سے وابستہ رہے۔ وفات کے وقت ادارہ "تحریک جدید" کے رکن تھے۔ جماعت کی صحافتی سرگرمیوں سے وہ کسی نہ کسی شکل میں متعلق رہے۔ مجھے ممنونیت کے حقیقی جذبات کے ساتھ دلی اعتراف ہے کہ میری حقیر قلمی زندگی قیصر صاحب مرحوم کی پُرجوش تحاریک کی رہینِ منّت ہے۔

قیصر صاحب مرحوم کو صحافت اور تصنیف و تالیف سے ایک فطری لگاؤ تھا۔ طالب علمی کے زمانے میں بھی بیرونی ممالک کے بعض رسائل منگوایا کرتے تھے مدیران جرائد سے مراسلت بھی رہتی۔ اس نوک جھونک میں بھی بڑا لطف تھا۔ "وصلت نہ سہی حسرت ہی سہی"! سلسلہ کی مطبوعات تبصرہ کے لئے بھجواتے رہتے صدق جدید کے مولانا دریابادی صاحب سے خطوط کا تبادلہ ہوتا رہتا۔ ایک مرتبہ مولانا دریابادی صاحب کے نام "قمر الانبیاء" کی اصطلاح کے سلسلے میں ان کے خطوط کے مسودات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ملاحظہ فرما کر تحسین کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔ اور ان کی اس کوشش کو بہت سراہا۔

قیصر صاحب کی علمی شخصیت میں حفظ مراتب اور عقیدت کا عنصر بھی نمایاں تھا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کے لئے ان کے دل میں خاص محبت اور عقیدت پائی جاتی تھی۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام حضورؑ کے خلفائے عظام اور حضور علیہ السلام کی بعض اولاد کے خطوط، تحریرات اور دیگر تبرکات بڑے شوق سے جمع کر کے محفوظ رکھتے۔ ان مقدسین کے دست مبارک کی رقم فرمودہ متعدد تحریریں قیصر صاحب مرحوم کے پاس بطور تبرک محفوظ تھیں۔ شہر محبت کا یہ درویش آدابِ عشق سے آگاہ تھا

ہزار نکتہ دریں کار و بار دلداریست !

قیصر صاحب مرحوم کو قرآن کریم سے بھی خاص محبت تھی۔ طالب علمی کے دنوں میں رمضان المبارک کے درس میں بڑے شوق سے شامل ہوتے۔ قرآن کریم کے معارف کے نوٹس لینے کے لئے انہوں نے قرآن مجید کی کئی جلدیں بنوائیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان میں سادہ اوراق (Blank Sheets) لگوائے۔ بڑے ذوق سے اُن پر نوٹ لکھے۔ کلام اللہ کے معارف سے ان کا اُنس برابر بڑھتا رہا۔ آپ ہر اس شخصیت کی خدمت پر کمربستہ ہو جاتے جو کلام پاک کے معارف کی نشر و اشاعت کا عزم کر لیتا۔ محبت قرآن دل میں سوز و گداز بھی پیدا کرتی ہے۔ طالب علمی کے دور ہی سے انہیں دعاؤں اور عبادات کا شغف بھی تھا۔ کئی مرتبہ رمضان المبارک میں مسجد مبارک میں معتکف ہوئے۔ دعا اس کی تاثیر اور قبولیت پر قوی ایمان تھا۔

اگر میں قیصر صاحب کو "رواں دواں انسائیکلوپیڈیا" کہوں تو بجا ہوگا۔ طلباء، مقالہ نگار، مصنفین خاص طور پر تقاریر، مضامین اور اعلیٰ امتحان کے لئے "مقالات" لکھنے والے نوجوان قیصر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ اپنے اپنے موضوعات سے متعلق نکات اور نوٹس حاصل کرتے۔ قیصر صاحب آنے والوں کو کتب کے نام بتا رہے ہیں۔ ریفرنس دکھا رہے ہیں۔ متعلقہ ماخذوں کی نشاندہی ہو رہی ہے۔ نفع رسانی کا یہ سلسلہ برس دو برس تک محدود نہیں، بیس پچیس سال سے خدمت خلق اور پرورش لوح و قلم کا یہ سلسلہ جاری تھا۔ سلسلہ کے مصنفین کی کتب اٹھا کر دیکھ لیجئے اکثر حضرات نے اپنی تصنیفات و تالیفات کے دیباچوں میں قیصر صاحب کی مدد کا کسی نہ کسی رنگ میں اعتراف کیا ہے افسوس کہ ایسا نافع الناس وجود آج ہم میں موجود نہیں۔ کیسے کیسے قیمتی دماغ اپنے ہاتھوں سپرد خاک کرنا پڑتے ہیں۔

اے خاک تیرہ خاطر مہماں نگاہ دار!

محترم قیصر صاحب کا مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے لمبے عرصے تک خاص تعلق رہا۔ کئی شعبوں کی نگرانی ان کے سپرد رہی۔ خاص طور پر تعلیم اور اشاعت کے شعبوں کے لئے انہیں ٹھوس کام کرنے کی توفیق ملی۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے بارے میں مجلس کے بانی سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادات عالیہ کو انہوں نے بڑی عرق ریزی اور دیدہ وری سے مرتب کر کے طبع کروایا۔ "مشعل راہ" کے علاوہ بعض اور کتابچے اور مطبوعات بھی ان کی محنت شاقہ کی یادگار رہیں۔

وفات کے وقت خدام الاحمدیہ کے "نائب صدر" کے فرائض آپ کے سپرد تھے۔ چند سال قبل محترم قیصر صاحب کو تبلیغ کے لئے مشرقی افریقہ بھجوایا گیا تھا لیکن علالت کی وجہ سے آپ کو تقریباً سال بعد واپس آنا پڑا۔ واپسی پر تحریک جدید کے تحت انہیں تالیف و تصنیف کے شعبے سے متعلق کر دیا گیا۔ تصنیف و تالیف، کتابت و طباعت اور اشاعت کے کام کا انہیں وسیع تجربہ تھا۔

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کو "قرآن پبلیکیشنز" کا ڈائریکٹر مقرر فرمایا تھا۔ اپنی طبیعت کے میلان کے لحاظ سے نشر و اشاعت کے کام میں انہوں نے اپنی تمام استعداد کو لگا دیا۔ آخر کار اسی جدوجہد میں اپنی زندگی بھی نثار کر دی۔

محترم قیصر صاحب منکسر المزاج اور مرنجاں مرنج وجود تھے۔ دل کے حلیم اور غریب۔ سلسلہ کی تاریخ اور روایات کا علم تھا۔ ایثار، قربانی اور فرض شناسی کی روایت کو انہوں نے خوب اپنایا تھا۔ ۱۹۶۷ء میں ایک ضروری کام پر نظام جماعت کی طرف سے بھجوائے گئے۔ ان دنوں ان کے گھر میں ولادت متوقع تھی لیکن اللہ کا یہ صابر اور متوکل مجاہد اپنے اہل کو سپرد خدا کر کے اس مہم پر روانہ ہو گیا۔ ان کی عدم موجودگی میں اللہ تعالیٰ نے ان کے اہل و عیال کی حفاظت فرمائی۔ ولادت کے مراحل کے بعد قیصر صاحب بانیل مرام واپس تشریف لے آئے انہوں نے سلسلہ کی ضروریات کیلئے بہت سفر کئے۔ "چلنا چلنا مدام چلنا" والی کیفیت تھی۔ ان کا آخری سفر بھی جماعتی مقاصد کے لئے تھا۔ ربوہ سے شرق بعید کے سفر پر روانہ ہوئے۔ افسوس برما کی ایک شاہراہ پر رخش عمر ناگہاں تھم گیا۔ ان کا صابر و شاکر چہرہ اب بھی سامنے ہے۔ مجھے تو یوں لگتا ہے کہ میرا سادہ دل غریب طبع اور درویش صفت دوست بزبان غالب گویا ہے

مجھ کو دیار غیر میں مارا وطن سے دور\
رکھ لی میرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

یوں تو تمام رشتہ ہائے محبت و مودت والدین، اعزہ و اقارب، رفقائے حیات و اولاد گراں قدر نعماء ہیں۔ مخلص ہمدرد اور بے تکلف دوست بھی ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ قیصر صاحب کی مفارقت کے بعد ایک مہیب خلا محسوس کر کے مجھے اپنی محرومی کا ایک نیا روح فرسا تجربہ ہوا ہے۔ خاکسار ۱۹۴۷ء سے سیرالیون میں جماعت کے نظام تعلیم سے وابستہ ہے۔ ہر تین سال بعد واپسی پر قیصر صاحب سے بے تکلف ماحول میں تفصیلی ملاقاتوں کا سلسلہ چلتا ان ملاقاتوں میں وہ ملکی سیاسیات، ادبی رجحانات، مذہبی حالات، نئی مطبوعات، ثقافتی میلان، ارضی و سماوی حادثات غرض تمام اہم موضوعات پر ایسی روشنی ڈالتے کہ وطن سے غیر حاضری کی تلافی ہو جاتی۔ افسوس کہ یہ باب بھی اب بند ہوا۔

مخلصین جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ اس فدائی کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بے لوث، مخلصانہ خدمات کی بہترین جزا عطا فرمائے۔ ان کے اہل و عیال کا حافظ و ناصر، ان کے ضعیف والدین اور مغموم اعزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے کم سن معصوم بچے خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ خدا کرے سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ایسے بے لوث ان تھک اور مخلص خدام ہمیشہ میسر آتے رہیں۔ آمین۔

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے۔
(مینجر الفضل)

وقفِ عارضی کی مبارک تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"جماعت کا ایک حصہ سست ہو گیا ہے اور باقی ساری جماعت کو اس کا نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ میں جماعت میں وقف عارضی کی تحریک کروں اور اسی سلسلہ میں جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں مجھے پانچ ہزار واقف چاہئیں اور واقف بھی ایسے جو طوعاً اپنی مرضی اور خوشی سے سال میں دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں ورنہ اگر ضرورت اور ضرورت کا احساس اسی طرح شدت اختیار کر گیا تو شاید کوئی وقت ایسا بھی آ جائے جب اس تحریک کو طوعی نہ رکھنا پڑے بلکہ اسے جبری تحریک قرار دے دیا جائے اور ہر احمدی کا یہ فرض قرار دے دیا جائے کہ وہ جس طرح اپنی آمد کا سولہواں یا دسواں حصہ دین کے لئے دیتا ہے اسی طرح اپنی زندگی کے ہر سال میں سے پندرہ دن یا چھ ہفتے وقف عارضی کے لئے بھی دے تاکہ قرآن کریم کی اشاعت صحیح رنگ میں کی جائے اور اسی طرح جماعتوں کی تربیت بھی صحیح طور پر کی جا سکے"

(الفضل ۸ نومبر ۱۹۶۶ء)

حضور کا یہ ارشاد جماعت کے ہر طبقہ کے لئے ہے۔ ڈاکٹر، وکلاء، تاجر، کلرک وغیرہ سب احباب کو اس میں حصہ لے کر حضور پُرنور کے ارشاد کی تعمیل کرنی چاہیئے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن))

مطالعہ کتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "الوصیت" مقرر ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

نیز ماہ اگست کے لئے "الفائح قدسیہ" مقرر ہے۔ کتاب دفتر سے مل سکتی ہے۔

مہتمم تعلیم\
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کے اجتماعات ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو ہو رہے ہیں ان کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۸۸

مَیں مہرداد ولد محمد بخش صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ کاشتکاری عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۳۲ء ساکن جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{2}{29}$-۲۲ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ زمین ۷۵ کنال واقع جسوکی مالیت ۷۵,۶۲۵/- روپے۔

۲۔ مکان ایک عدد واقع جسوکی -/۸۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمین ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد مہرداد

گواہ شد فضل احمد ولد امام الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ جسوکی۔

گواہ شد محمد علی ولد نواب خان صاحب زعیم انصار اللہ جسوکی۔

مسل نمبر ۲۴۱۸۹

مَیں اللہ دتہ ولد اللہ دین صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ بیکار عمر ۷۲ سال بیعت ۱۹۲۷ء ساکن جسوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{3}{29}$-۱۵ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ نقد -/۴۰۰۰ روپے

۲۔ ایک مکان -/۲۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد اللہ دتہ

گواہ شد فضل احمد صدر جماعت احمدیہ جسوکی۔

گواہ شد محمد علی زعیم انصار اللہ جسوکی۔

مسل نمبر ۲۴۱۹۰

مَیں نور سکینۃ النساء زوجہ منظور احمد صاحب سعید قوم بھٹی راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{29}$-۱۶ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ نور سکینۃ النساء

گواہ شد محمد احمد ابن صوفی علی محمد صاحب وصیت نمبر ۱۳۰۵

گواہ شد منظور احمد سعید (خاوند موصیہ) وصیت نمبر ۵۸۲۵

مسل نمبر ۲۴۱۹۱

مَیں رضیہ بشریٰ زوجہ غلام مصطفےٰ خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{29}$-۱ حسبِ ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے

۲۔ چوڑیاں طلائی ۴ عدد وزن تین تولے -/۳۰۰۰ روپے۔

۳۔ انگوٹھی ایک عدد ۴ ماشہ -/۲۵۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ رضیہ بشریٰ

گواہ شد غلام مصطفےٰ خان ولد محمد منشی خان صاحب ۵۵/۱۷ دارالعلوم شرقی ربوہ۔

گواہ شد عبداللطیف خان وصیت نمبر ۷۹۷۱ دارالعلوم غربی۔

مسل نمبر ۲۴۱۹۲

مَیں حافظ محمد فیضی ولد مولوی فیض اللہ صاحب قوم شیخ پیشہ قرآن کریم پڑھانا عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن ملیر کالونی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{5}{29}$-۱۹ حسبِ ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسبِ ذیل ہے:۔

ایک مکان نمبر ۱۵۹/۶ C واقع ملیر کالونی پختہ مالیتی -/۱۸۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے ماہوار آمد بصورت وظیفہ ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

مَیں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد حافظ محمد فیضی

گواہ شد الحاج محمد شفیع ہاشمی H28 A/7 وصیت نمبر ۱۷۵۶۱

گواہ شد چوہدری محمد اقبال منہاس وصیت نمبر ۲۳۴۷۸۔

الفضل میں اشتہار دیکر

اپنی تجارت کو فروغ دیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم الحاج کوکو مرحوم کے بارے میں وضاحت

(از حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا اللہ تعالیٰ)

۱۶ جولائی کے الفضل میں الحاج کوکو کے انتقال پُرملال کی خبر شائع ہوئی ہے۔ اس میں ان کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کا سن غلط شائع ہوا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ۱۹۵۵ء میں علاج کے لئے یورپ اور انگلستان تشریف لے گئے تھے نہ کہ ۱۹۵۴ء میں۔ الحاج کوکو صاحب لندن تشریف لائے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ کے ساتھ ان کا فوٹو بھی کھینچا گیا تھا۔ ان دنوں اپنے باغ کے آم حضورؓ کے لئے لندن بھجوائے گئے۔ حضورؓ نے چند آم الحاج کوکو صاحب کو بھی دیئے اور ایک آم جو حضرت مصلح موعودؓ نے چوسا تھا اس کی گٹھلی بطور تبرک الحاج کوکو اپنے ساتھ نائیجیریا لے گئے اور وہاں جا کر حضرت مصلح موعودؓ کو خط لکھا کہ میں نے آپ کے چوسے ہوئے آم کی گٹھلی اپنے گھر میں بو دی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

شکر نعمت اور درخواست دعا

مکرم حکیم محمد عبد اللہ صاحب باجوہ نے اپنے بیٹے عزیز ضیاء اللہ باجوہ کے ایم ایس سی بیالوجی میں گولڈ میڈل حاصل کرنے پر دو خطبہ نمبر المستحقین کو جاری کرنے کے لئے ہدیہ دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو تعلیمی اور دینی میدان میں مزید اعلیٰ ترین کامیابی عطا فرمائے اور ان کے مضمون میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی راہ ہموار کرے۔ آمین (مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

خاکسار کے خسر چوہدری محمد شریف صاحب گھمن چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا مورخہ ۳۰ جون ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ ان کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔ وہ نہایت ہی شریف اور نیک انسان تھے۔ بہت ہی دعا گو اور احمدیت کے فدائی تھے۔ وہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ تھے۔ ان کے ورثاء میں تین لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں۔ بیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔ احباب سے التماس ہے کہ ان کی مغفرت اور درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں۔

دعا مشتاق محمود ولد چوہدری خان بہادر صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ظفر اللہ صاحب ابن مکرم ڈاکٹر کریم اللہ صاحب جماعت احمدیہ چک 327 H.R کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں چہرہ پر شدید چوٹیں آئی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔ (ناصر احمد ملہی۔ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ حلقہ فورٹ عباس ضلع بہاولپور)

۲۔ میرا بیٹا محمد افضل جاوید بعارضہ بخار شدید بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہے نیز خاکسار بھی انفیکشن گردہ تکلیف میں ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ ہم دونوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر ہماری پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔ (محمد ارشد کاتب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

۳۔ میرے نسبتی بھائی مکرم سید محمد سعید سلیم صاحب ۵۵۲/۵ آدم ٹاؤن کراچی میں اکثر بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (سید احمد علی سیالکوٹی۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار چند دن سے اعصابی درد بالخصوص گردن کے پٹھوں کی درد اور دوران سر کی شدید تکلیف میں مبتلا ہے۔ درد کا زیادہ اثر بائیں کنپٹی اور بائیں آنکھ پر ہے۔ احباب کرام سے صحت کاملہ عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (نور الدین خوشنویس دفتر الفضل ربوہ)

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

(از سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ضلع سیالکوٹ)

مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ساکنہ سوہاوا نزد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ مورخہ ۲۸ جون ۱۹۷۹ء بروز جمعرات چھ بجے شام بعمر ۷۵ سال حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم موضع بھینی کھادر ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ جب راجیوڑہ اپنی زمینوں پر تشریف لے جاتے تو چوہدری محمد اسماعیل صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ ہمیں حضورؓ سے فیض یاب ہونے اور ارشادات سے بہرہ ور ہونے کے خوب خوب مواقع ملتے۔ کئی دفعہ حضور نے ہمارے ہاں دعوت طعام قبول فرمائی اور غریبانہ ماحضر جو سرسوں کا ساگ، مکئی کی روٹی اور مکھن وغیرہ پر مشتمل ہوتی تناول فرما کر حوصلہ افزائی فرمائی۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب جن کو خورد و کلاں "بھائیا جی" کے لقب سے پکارتا اپنوں اور غیروں میں اپنی سادہ طبیعت اور نیکی و دینداری کے باعث مقبول تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھے اور پہچانے جاتے تھے۔

مرحوم پابند صوم و صلوٰۃ، جماعتی کاموں میں پیش پیش اور چندوں کی ادائیگی فکر سے بروقت فرماتے۔ کسی سے دشمنی نہ تھی، نہ ان کا کوئی دشمن یا بدخواہ تھا۔ وفات پر جب ان کی قبر کا معاملہ ان کی خواہش کے مطابق، کہ اگر خدانخواستہ سوہاوا کے قبرستان میں دفن کی مشکل ہو تو مجھے میری زمین میں دفن کرنا اہل دیہہ سوہاوا نے اصرار سے گاؤں کے قبرستان میں قبر تیار کی اور کثیر تعداد میں تجہیز و تکفین میں حصہ لیا۔

احباب جماعت سے چوہدری محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے درجات کی بلندی اور چوہدری بدر الدین صاحب پسر مرحوم کے لئے صبر جمیل کی دعا کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال کے حل شدہ پرچہ جات فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوا دیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد سلیم صاحب قمر ولد چوہدری عبد العزیز صاحب مرحوم آف کوٹ کوڑا ضلع سیالکوٹ کا نکاح مکرمہ مبشرہ ناز صاحبہ بنت مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب واہ کینٹ کے ساتھ مکرم مولوی انعام الحق صاحب کوثر مربی سلسلہ مقیم راولپنڈی نے "مسجد نور" راولپنڈی میں بعوض مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کیلئے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(چوہدری عبد الکریم H E/2274 گلی نمبر ۵
ڈھوک حکم داد۔ راولپنڈی)

خوشخبری
شہباز اسٹیٹس
کوٹھی، مکان۔ پلاٹ۔ زرعی زمین کے
خرید و فروخت کا
قابل اعتماد ادارہ
شہباز اسٹیٹس
نزد ریلوے کراسنگ۔ ربوہ
پروپرائٹر محمد عظیم احمد مبارک احمد

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴